REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P/GDP-3.

جلد ۲۵ شمارہ ۲۴

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر - محمد انعام غوری -

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN. 143516.

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۱۰ احسان ۱۳۵۵ہش ۱۰ جون ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۷ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احبابِ جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

★ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی طرح چل رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۷ احسان (جون) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۷ احسان (جون) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال ربوہ سے مورخہ ۱۰ جون کو واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر وحضر میں حافظ وناصر رہے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو انسان کی قدر و قیمت اور شرف کا مدار اخلاص اور وفاداری پر ہے

اخلاص اور وفاداری ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کی قدر و قیمت کو بڑھاتی ہے!

"یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہداتِ خشک سے کیا ہوتا ہے؟.... نامرد، بزدل، بے وفا جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے۔ اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بناء پر ملا؟ قرآن شریف نے فیصلہ کر دیا ہے اِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفّٰى ابراہیم وہ ہے جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی، آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ اُن کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہر تکلیف اور مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ اپنی بیوی کو بے آب و دانہ جنگل میں چھوڑ آ! انہوں نے فی الفور اس کو قبول کر لیا۔ ہر ایک ابتلاء کو انہوں نے اس طرح پر قبول کر لیا کہ گویا عاشق اللہ تھا۔ درمیان میں کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتلاء پیش آئے۔ خویش اور اقارب نے مل کر ہر قسم کی ترغیب دی کہ اگر آپ مال و دولت چاہتے ہیں تو ہم دینے کو تیار ہیں۔ اور اگر آپ بادشاہت چاہتے ہیں تو اپنا بادشاہ بنا لینے کو تیار ہیں۔ اگر بیویوں کی ضرورت ہے تو خوبصورت بیویاں دینے کو موجود ہیں۔ مگر آپ کا جواب یہی تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے شرک کے دور کرنے کے واسطے مامور کیا ہے۔ جو مصیبت اور تکلیف تم دینی چاہتے ہو دے لو۔ مَیں اس سے رُک نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ کام جب خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے پھر دنیا کی کوئی ترغیب اور خوف مجھ کو اس سے ہٹا نہیں سکتا۔ آپ جب طائف کے لوگوں کو تبلیغ کرنے گئے تو اُن خبیثوں نے آپ کے پتھر مارے جس سے آپ دوڑتے دوڑتے گر جاتے تھے۔ لیکن ایسی مصیبتوں اور تکلیفوں نے آپ کو اپنے کام سے نہیں روکا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کے لئے کیسی مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے۔ اور کیسی مشکل گھڑیاں اُن پر آتی ہیں۔ مگر باوجود مشکلات کے اُن کی قدر شناسی کا بھی ایک دن مقرر ہوتا ہے۔ اُس وقت اُن کا صدق روزِ روشن کی طرح کھل جاتا ہے۔ اور ایک دنیا اُن کی طرف دوڑتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پرنٹنگ پریس بہرگارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

اموال کی قربانی کے میدان میں بھی جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتی چلی جارہی ہے

جماعت نے ۷۶-۱۹۷۵ء میں اس سے پہلے سال کی نسبت بیس فیصد سے بھی زیادہ مالی قربانی پیش کی ہے

ہم پر خدا تعالیٰ کے جو فضل نازل ہو رہے ہیں وہ دلیل ہیں اس امر کی کہ ہماری قربانیاں اس کی نگاہ میں مقبول ہیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز خطبہ جمعہ کا ملخص

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج اپنے نہایت درجہ ایمان افروز خطبۂ جمعہ میں فرمایا کہ میرا دل اس امر پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے پیار سے معمور ہے کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جہاں قربانی اور ایثار کے دیگر میدانوں میں ترقی کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ وہاں اس کا قدم اموال کی قربانی میں بھی آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ مبائعین خلافت کا جو مالی سال حال ہی میں ختم ہوا ہے اس میں اسے اس سے پہلے سال کی نسبت بیس فیصد سے بھی زیادہ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ اور پھر یہ حقیر قربانیاں اُس کی نگاہ میں مقبول بھی ہیں۔ کیونکہ ان کے نتیجہ میں اس کی برکتیں اور رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح جماعت پر نازل ہو رہی ہیں۔ جو زبردست دلیل ہیں اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے مہدی معہود کے ذریعہ جو جماعت قائم کی ہے وہ یقیناً حق و صداقت پر قائم ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل جو خطبہ حضور نے ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ مبائعینِ خلافت کا مالی سال یوں تو ۳۰ر اپریل کو ختم ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ بہت سے دوست اپنی ماہانہ آمد یا تنخواہیں ماہِ مئی کے ابتدائی ایام میں وصول کرتے ہیں۔ اس لئے یہ جماعت کی روایت چلی آتی ہے کہ جہاں تک اس کی آمد کا سوال ہے اس کا مالی سال ۱۰ر مئی کو ختم ہوتا ہے اور اس تاریخ تک جو رقوم وصول ہوتی ہیں وہ سالِ گذشتہ میں شمار ہوتی ہیں۔

حضور نے فرمایا آج سے ڈیڑھ دو ماہ قبل تک آمد کے لحاظ سے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں خاصی کمی تھی۔ چنانچہ میں نے دوستوں کو اس کی طرف توجہ بھی دلائی تھی اور یہ بھی بتایا تھا کہ گو ناظر صاحب بیت المال (آمد) کو اس سلسلے میں فکر اور تشویش ہے۔ لیکن مجھے کوئی فکر اور تشویش نہیں ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس قوتِ قدسی کے نتیجہ میں جس کا پھیلاؤ قیامت تک ممتد ہے مہدی موعود کی جو جماعت اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے قائم کی گئی ہے، اُس کے لئے پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اُس کا قدم تو بہر حال آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ چنانچہ آج اِس اَمر پر میرا دِل اللہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کے پیار سے معمور ہے کہ جب ۱۰ر مئی ۷۶ء کو صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا اِس سے پہلے سال کی آمد سے مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ۷۵-۱۹۷۴ء کے مقابلہ میں ۷۶-۱۹۷۵ء میں بیس۲۰ فیصد سے بھی زیادہ آمد ہوئی ہے! یہ ہے مخلصینِ جماعت کا وہ نمونہ جو انہوں نے قربانی اور ایثار کے دیگر میدانوں کی طرح مالی قربانی کے میدان میں بھی پیش کیا، الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول بھی ہیں۔ کیونکہ اُن کے نتیجہ میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل چاروں طرف سے موسلا دھار بارش کی طرح ایسے رنگ میں نازل ہوئے کہ کوئی دین دار دماغ اِس سے انکار نہیں کر سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ پاکستان میں بھی اور پاکستان سے باہر بھی افریقہ، امریکہ اور یورپ میں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہے۔ اور متعدد نئی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ چنانچہ گوٹن برگ (سویڈن) میں میں نے جس مسجد کی بنیاد رکھی تھی وہ اب قریباً مکمل ہونے والی ہے۔ مساجد کے ذکر میں حضور نے ضمناً بتایا کہ اصل مساجد وہ ہوتی ہیں جن میں مسجد کی حقیقی رُوح کار فرما ہو۔ اور مسجد کی رُوح منبر و محراب اور گنبد وغیرہ نہیں ہیں بلکہ تقویٰ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جس مسجد کی بنیاد رکھی اور جس میں آپؐ عمر بھر نماز پڑھتے رہے گو اس میں نہ محراب تھی نہ گنبد اور مینار بایں ہمہ اُسے وہ تقدس حاصل ہے جس کا مقابلہ دُنیا کی اَور کوئی مسجد نہیں کر سکتی۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا بھی ذکر فرمایا کہ مُلک کے اندر بھی اور بیرونی ممالک میں بھی حقیقت کو معلوم کرنے کی ایک عام جستجو پیدا ہو گئی ہے جس کے نتیجہ میں بکثرت لوگوں پر حقیقتِ حال واضح ہو رہی ہے۔ اور وہ حق کو قبول کر رہے ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا گو دُنیا پہلے سے بھی زیادہ ہماری جماعت کو بُرا بھلا کہہ رہی ہے۔ اور اسے بدنام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ بھی پہلے سے کہیں بڑھ کر اپنے فضل ہم پر نازل کر رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جس راہ پر چلایا ہے یعنی شاہراہِ غلبۂ اسلام پر، اُس میں ہماری ہر حرکت ہمیشہ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جائے۔ ہم بیدار اور چوکس رہ کر فراست کے ساتھ اور منافقین (جو الٰہی سلسلوں میں ضرور موجود ہوتے ہیں) کے پھیلائے ہوئے وساوس سے بچتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ تاکہ وُہ دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جبکہ دُنیا کا ہر دِل رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر گواہی دے اور ہر گھر پر اسلام کا جھنڈا لہراتا ہُوا نظر آئے۔ اور نوعِ انسان کو امن و آشتی کی زندگی میسر آجائے۔ آمین۔

("الفضل" ۱۵ر مئی ۱۹۷۶ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۱ر ہجرت (مئی) ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء)

ربوہ ۲۱ر ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے قرآنِ مجید کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۳۶) کی تفسیر کرتے ہوئے حقیقی کامیابی اور فلاح کی راہوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور فلاح سے محروم کرنے والے تین دشمنوں کی نشاندہی فرما کر اُن کے ضرر سے بچنے اور فلاح سے ہمکنار ہونے کے قرآنی ذرائع کو بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا۔

حضور نے فرمایا ہر انسان اس دُنیا میں کامیابی و کامرانی اور فلاح کی تمنا رکھتا ہے۔ لیکن نہ ہر انسان فلاح حاصل کیا کرتا ہے۔ اور نہ ہر انسان کو ان راہوں کا علم ہوتا ہے جو ناکامیوں سے بچانے اور کامیابیوں سے ہمکنار کرنے والی ہوتی ہیں۔ بہت سے لوگ دُنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو بددیانتی سے کام لے کر یا جھوٹ بول کر یا مالِ حرام کے ذریعہ کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اور بجائے کامیابی کے ناکامی سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حصولِ کامیابی کی کوشش میں بسا اوقات انسان اصل راہ سے بھٹک جاتا ہے۔ اور ان راہوں پر چلنے لگتا ہے جو ناکامی کی طرف لے جاتی ہیں۔ غلط راہوں پر چل نکلنے کی بیشمار مثالوں کا پایا جانا ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انسان اپنی ذاتی کوشش سے فلاح کے راستوں کو معلوم نہیں کر سکتا۔ بلکہ اِس کے لئے آسمانی ہدایت کی ضرورت ہے۔

حضور نے بتایا کہ قرآن کریم نے ایسی راہوں کی طرف رہنمائی کی ہے۔ جن پر چل کر انسان حقیقی معنوں میں فلاح کا وارث بن سکتا ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیت ۳۶ میں (جو حضور نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت کی تھی) اللہ تعالیٰ نے اِس

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

خطبہ جمعہ

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کیلئے جس مہدی کی بشارت دی تھی وہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ پوری ہو گئی

ہمارے اس عقیدہ سے صاف ظاہر ہے کہ بانیٔ جماعت احمدیہ سے ہمارا تعلق خالصتاً اسلام اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے قائم ہوا ہے

یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دنیوی لالچ سے اسلام کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہے تو اس کا کوئی تعلق ہمارے ساتھ باقی نہیں رہ سکتا

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا معجزہ اور کارنامہ ہی یہ ہے کہ آپ نے اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہائی عشق رکھنے والی ایک جماعت قائم کی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۰ شہادت ۱۳۵۵ ہش مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ (البقرہ: ۱۵۱) وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (المائدہ: ۴۵) اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ (التوبہ: ۳۸) زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (البقرہ: ۲۱۳) وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرہ: ۲۱۸)

اور پھر فرمایا:۔

ہم لوگ جن کا تعلق سلسلہ عالیہ احمدیہ، مبائعین خلافت سے ہے

ہمارا یہ ایمان اور عقیدہ ہے

کہ وہ مہدی جس کی بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ

کے علاوہ اور بہت سے دوسرے ارشادات میں دی تھی، وہ مہدی علیہ السلام آ گئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پوری ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اس مہدی علیہ السلام پر ایمان لائیں۔ ہمارا یہ ایمان اُس محبت کا تقاضا ہے جو ہمارے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پائی جاتی ہے۔ اس محبت کے نتیجہ میں ہم اُس پر ایمان لائے جس کے متعلق ہمارے پیارے اور محبوب آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ

ہمارے مہدی کے لئے دو نشانیاں ہیں۔ اس طرزِ بیان میں بڑا پیار پایا جاتا ہے۔ بغرض حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مہدی کے لئے بڑے پیار کا اظہار فرمایا ہے۔ اور اُس کے متعلق آپؐ نے بہت سی بشارتیں دی ہیں۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر فرمایا تھا کہ مہدی اُس آخری زمانہ میں آئے گا جس میں اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنا مقدر ہے۔ اور وہ اُن روحانی ہتھیاروں کے ساتھ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن برکات کے ساتھ اور آپؐ کے طفیل اُن آسمانی نشانات کے ساتھ اور آپؐ کے لائے ہوئے قرآنِ کریم کی اُن حجج قاطعہ کے ساتھ آئے گا جن کا مقابلہ اُس وقت کے مذاہب نہیں کر سکیں گے اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ

اسلام کو غالب کرنے کے سامان

پیدا کرے گا۔ ہوگا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام، ہوگا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک روحانی فرزند، مگر ہوگا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نہایت ہی پیارا اور محبوب جرنیل جو آخری زمانے میں روحانی ہتھیاروں کے ساتھ اسلام کی جنگ لڑے گا اس کے ہاتھ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا جھنڈا ہوگا اور اسی جھنڈے کو غالب کرنے کیلئے ساری سعی کی جائے گی۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور یہ ہمارا ایمان ہے۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے اُس کا آپؐ کے مہدی کے ساتھ کیا تعلق باقی رہ جاتا ہے۔ یہ بات تو ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس کی وجہ سے اور جس کی محبت کے نتیجہ میں اور جس کے حکم کے ماتحت اور جس کی بشارتوں کو اور پیشگوئیوں کو پورا ہوتا آنکھوں کے سامنے پاتے ہوئے ایک جماعت مہدی علیہ السلام پر ایمان لائی ہے۔ ان تمام باتوں کو چھوڑنے کے بعد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس پیار کو چھوڑنے کے بعد اور اُن برکات کو نظر انداز کرنے کے بعد اور ان آسمانی برکات سے منہ موڑنے کے بعد اور ان حقائق اشیاء کو پیٹھ پیچھے پھینک دینے کے بعد پھر مہدی علیہ السلام کے ساتھ ایسے آدمی کا کیا تعلق رہ جاتا ہے۔ یہ تعلق تو قائم ہی ہوا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے۔ یہ تعلق تو پیدا ہی اس لئے ہوا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں مہدی سے پیار کرتا ہوں، تم بھی اس سے پیار کرنا اور

میرا اُسے سلام پہنچانا

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو یا آپؐ کا واسطہ نہ ہو اور آپؐ کے ساتھ تعلقِ محبت نہ ہو تو مہدی پر ایمان لانے کا کیا مطلب؟ اس واسطے کوئی شخص اسلام کو چھوڑ کر، اسلام سے ارتداد اختیار کرکے (خواہ کسی غرض کے لئے اُس نے ایسا کیا ہو) اُس جماعت کا فرد نہیں رہ سکتا جو جماعت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق قائم کی گئی ہو۔ اور اس غرض کے لئے قائم کی گئی ہو کہ وہ

اسلام کو غالب کرے

ایک شخص کہتا ہے میں اسلام پر ایمان ہی نہیں لاتا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا تعلق ہی نہیں رہا، وہ شخص پیشگوئیوں کے مطابق غلبۂ اسلام کی اس زبردست مہم اور عظیم جہاد میں حصہ کیسے لے سکتا ہے جو اس وقت شروع ہو چکا ہے۔ اور اپنے وقت پر بخیر و خوبی ختم ہوگا۔

آج کل کے حالات میں

دُنیا بعض کمزور ایمان والوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ حالانکہ قرآنِ کریم یہ کہتا ہے کہ دُنیا کی بڑی سے بڑی عزت بھی خدا کی طرف سے ملنے والی عزت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہ دراصل عزت ہے ہی نہیں۔ یہ تو ذلت ہے۔ عزت دینا یا ذلت پہنچانا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ یہ دُنیا داروں یا دُنیا کی بادشاہتوں کا کام نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ اسلام کے دامن کو چھوڑ کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی بن کر عزت حاصل کرے گا تو یہ اُس کی غلطی ہے اور یہ سمجھنا بھی اس کی غلطی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ غلطی ہے کہ اس کے بعد پھر وہ احمدیت کے ساتھ وابستہ بھی رہ سکتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ بعض احمدی کہلانے والے صوبائی اسمبلیوں میں اچھوتوں کی اور غیر مسلموں کی جو الیکشن ہوگی اس میں حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ میں نے کہا

اُن کی یہی خواہش بتاتی ہے

کہ اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ خواہش بتاتی ہے کہ اُن کے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی پیار نہیں۔ یہ خواہش بتاتی ہے کہ اگر کبھی وہ اسلام کا نام اپنے اُوپر چسپاں کرتے تھے اور خود کو مسلمان کہتے تھے تو اب وہ خود ہی غیر مسلم بن گئے ہیں اور اعلان کر رہے ہیں کہ اُس پاک وجود سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے جس نے مہدی کی بشارت دی اور جس کے حکم پر ہم مہدی پر ایمان لائے۔ تو پھر ایسے شخص کا اسلام کو چھوڑنے کے بعد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنے کے بعد مہدی علیہ السلام یا اُس کی جماعت سے تعلق کیسے رہ گیا؟ یا وہ مہدی کی جماعت کا فرد کیسے ہے؟ بعض لوگ تو اس سے بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ کم سن بچے احمقانہ باتیں کر جاتے ہیں۔ اُن کو تو سمجھانے والی بات ہے لیکن وہ شخص جو دُنیا کے لالچ میں اور اس دُنیا کے لالچ میں جس کی حیثیت ایک مُردہ کیڑے کی بھی نہیں ہے، اس کے لالچ میں خدا اور اس کے رسول کو چھوڑ دیتا ہے اور قرآن جیسی عظیم (مجید اور کریم) کتاب اور اس کے احکام سے مُنہ موڑ لیتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ اُس کا اس کتاب سے کوئی واسطہ نہیں۔ اسلام کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہیں اور یہ کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ سچا نہیں سمجھتا تو اس اعلان کے بعد اس کا جماعتِ احمدیہ کے ساتھ

تعلق باقی کیسے رہ سکتا ہے

وہ جماعت جو قائم ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوئی ہے اور آپ کی بشارتوں کے ماتحت قائم ہوئی ہے اور جس نے مہدی علیہ السلام سے اپنا تعلق باندھا ہی اس غرض سے کہ غلبۂ اسلام کی پیشگوئی پوری ہو۔ اور غلبۂ اسلام کی اس مہم میں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ کیا ہے؛ اُس مہم میں اس کی حقیر سی قربانی بھی شامل ہو جائے، خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کو اور کوتاہیوں کو اور غفلتوں کو بخش دے۔ اور اس طرح وہ اللہ کے پیار کو حاصل کرنے والا بن جائے۔ ایسی جماعت کے ساتھ اُس شخص کا کیسے تعلق رہ سکتا ہے جو کہتا ہے کہ اُس نے اسلام کو چھوڑا۔ اس نے خدا کو چھوڑا۔ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا، قرآنِ مجید جیسی عظیم کتاب کو چھوڑا۔ تو پھر اس کے پاس باقی کیا رہ گیا۔ ہمارے ساتھ تو ایسے ذہن کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ جماعتِ احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے جو اُوپر بیان ہوا۔ لیکن کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ جس مہدی پر تم ایمان لائے ہو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق نہیں آیا۔ پھر ہمارا کام ہے کہ ہم اُسے پیار اور محبت کے ساتھ، عقلی دلائل کے ساتھ، حججِ قاطعہ کے ساتھ، آسمانی برکات اور نشانات کے ساتھ سمجھائیں کہ جو آنے والا تھا وہ آ گیا، وہی جس نے مہدی و مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر رکھا ہے۔ اس لئے کہ جو علامات بتائی گئی تھیں خصوصاً اس ارشادِ نبوی:

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ

میں مہدی کی صداقت اور اس کی علامات کے طور پر جو دو زبردست پیشگوئیاں کی گئیں، پوری ہو چکی ہیں۔

یہ ہمارا کام ہے

کہ ہم اپنے بھائیوں کو پیار اور محبت کے ساتھ سمجھائیں کہ دیکھو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مدعیٔ مہدویت کے حق میں پوری ہو چکیں، خدا تعالیٰ کا پیار اور تائیدِ الٰہی اُس کو حاصل رہی۔ غیر مسلموں کے ساتھ مہدی علیہ السلام کا جو بھی مقابلہ ہوا اس میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی خاطر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی خاطر اور اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے اس مدعیٔ مہدویت کو غالب کیا۔ پہلے نوشتوں میں بھی اس کی خبر دی گئی تھی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تیرہ سو سال پہلے دُنیا کو بتایا تھا (اب تو چودہ سو سال گزرنے والے ہیں لیکن دعویٔ مہدویت کے وقت تیرہ سو سال ہوئے تھے) اس حقیقت کے منکشف ہو جانے کے بعد کسی شخص کا کسی دنیوی لالچ کے لئے خود کو غیر مسلم قرار دینا بڑی احمقانہ بات ہے۔

عام طور پر احمدیت میں پیدا ہونے والے بچے یا احمدیت کو قبول کرنے والے بچے بڑے ہی پیارے بچے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی کہ اُن کے اندر اسلام اور

اِسلام کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ

پایا جاتا ہے۔

پچھلے سال کی بات ہے ایف ایس سی (پری میڈیکل) میں ہمارے بعض چوٹی کے نمبر لینے والے طلباء سے جب یہ کہا گیا کہ تم چونکہ احمدی ہو اور تمہیں دستور یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں سمجھا جاتا اس لئے ہم تمہیں غیر مسلموں کے لئے جو سیٹیں رکھی ہوئی ہیں اُن میں داخلہ دیں گے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ کہ وہ اس میں داخل نہیں ہونا چاہتے۔ اُنہوں نے کہا ہم نے بہت اعلیٰ نمبر لئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے پاکستان میں ہماری قوم میں جہاں بہت سے دماغ پیدا کئے ہیں وہاں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے عقل اور فراست سے نوازا ہے۔ اور ہمیں توفیق دی ہے کہ ہم اعلیٰ نمبر لے کر پاس ہوں۔ لیکن تم کہتے ہو کہ ہم داخل نہیں کریں گے، اس کا مطلب ہے کہ تم پاکستان کے دشمن ہو۔ کیونکہ خدا نے ذہنی قابلیت کی شکل میں پاکستان کو ایک نعمت دی ہے۔ تم اس کو ٹھکرانا چاہتے ہو۔ اور اس طرح پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہو۔ لیکن ہم بہرحال MERIT پر داخلہ لیں گے۔ ورنہ نہیں داخل ہوں گے۔ چونکہ ہم مسلمان ہیں اس لئے تم نے غیر مسلموں کے لئے جو سیٹیں رکھی ہوئی ہیں، ہم ان میں سے کوئی سیٹ نہیں لیں گے۔ اس پر بڑے ہنگامے ہوئے۔ کورٹ میں جانا پڑا۔ یہ سب کچھ ہوا تو بالآخر خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ بعض عقل رکھنے والوں نے کہا یہ کیا مذاق ہو رہا ہے۔ چنانچہ اب انہوں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ غیر مسلموں (اقلیتوں) کے لئے سیٹ ہی نہیں ہوگی بلکہ MERIT پر داخلہ ہوا کرے گا۔ ہم بڑے خوش ہیں، تاہم ہو سکتا ہے کہ اب کوئی متعصب ممتحن جسے اگر پتہ لگ جائے کہ فلاں لڑکا احمدی ہے تو وہ اس کو نقصان پہنچا دے۔ لیکن یہ ایک استثناء ہوگا۔ اور ایسا شاذ ہی ہوگا کیونکہ عام طور پر

اِنسان فطرتاً شریف ہے

خُدا نے اُسے یوں ہی تو اشرف المخلوقات نہیں کہا۔ میرا واسطہ لاکھوں غیر احمدیوں سے پڑتا رہا ہے۔ احمدیوں میں سے تو ہر ایک میرا پیارا بھائی اور تعلق رکھنے والا ہے لیکن غیروں میں سے بھی لاکھوں سے میرا تعلق رہا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمارے مُلک میں ایک لاکھ میں سے ۹۹۹۹۹ شرفاء ہیں۔ اس واسطے یہ خطرہ تو نہیں لیکن استثنائی طور پر کسی بچے کو اس پہلو سے نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ لیکن جو بچہ ذہین ہے اور خدا تعالیٰ جماعتِ احمدیہ میں اُسے ایک روشن ذہن دے کر پیدا کرتا ہے۔ اُس کے متعلق میں اعلان کر چکا ہوں کہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہ جماعت کی ذمہ داری ہے، وہ پڑھے گا۔ جہاں تک اُس کا ذہن اس کا ساتھ دیتا ہے اور وہ ترقی کر سکتا ہے اُسے پڑھایا جائے گا۔ ترقی کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ چنانچہ اس وقت بھی ہمارے کئی بچے غیر ممالک میں پڑھ چکے ہیں یا پڑھ رہے ہیں۔

میں ایک بچے کے متعلق پہلے بھی کئی بار بتا چکا ہوں وہ حساب کے ایک خاص شعبہ میں بڑا ذہین ہے۔ پہلے تو بعض اساتذہ اُسے بھی بہت ستاتے رہے حالانکہ وہ بڑا GENIUS اور

غیر معمولی ذہن رکھنے والا بچہ

تھا۔ اور جب باوجود سب کچھ کرنے کے اُس نے بہت اچھے نمبر لئے تو پھر اُسے کہنے لگے کہ اب یونیورسٹی سے معاہدہ کر لو، پانچ سال تک یہاں پڑھاؤ۔ پھر ہم امریکہ سے تمہاری سفارش کر دیں گے کہ وہ تمہیں وظیفہ دے دیں۔ اُن کے ایک پروفیسر صاحب میرے پاس بھی آ گئے کہ آپ اس کا مستقبل خراب کر رہے ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ میں تو جماعت کا بچہ ہوں۔ اور جو جماعت کہے گی وہ کروں گا۔ اس کا مستقبل خراب ہو جائے گا۔ آپ اُسے اجازت دے دیں بلکہ حکم دیں کہ یونیورسٹی میں پانچ سال تک پڑھائے۔ اور پھر ہم امریکہ سے سفارش کر دیں گے کہ وہ اُسے وظیفہ دے دیں۔ میں نے اُن سے کہا، یہ تو میرے نزدیک بڑی بے غیرتی والی بات ہے کہ کام تمہارا کرے اور پھر سفارش تم امریکہ سے کرو گے۔ اس کو سفارش کی ضرورت اس لئے نہیں کہ جماعتِ احمدیہ کا یہ بچہ ہے اور وہی اس کی ذمہ دار ہے اس کا مستقبل خراب نہیں ہوگا۔ تم فکر نہ کرو۔ چنانچہ جماعت نے اُسے باہر بھجوایا۔ اُس نے تین سال کی بجائے اڑھائی سال میں لنڈن میں پی۔ ایچ۔ ڈی کا کورس مکمل کر لیا۔ میں نے وہاں کے پُرانے تجربہ کار احمدی دوستوں کو لکھا تھا کہ یہ ہمارا بچہ ہے اور ماشاء اللہ بڑا ذہین ہے۔ اس کا جو حساب کا شعبہ ہے اس میں دُنیا کا جو بہترین استاد ہے، جہاں بھی وہ ہو اس کے پاس اُسے جانا چاہیئے۔ جتنا بھی

خرچ آئے جماعت برداشت کرے گی۔ تو مجھے مشورہ دیا گیا کہ اس مضمون (جس میں اللہ تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ ذہن دیا ہے) کا بہترین استاد ماسکو میں ہے اور وہ غالباً اس کو داخل نہیں کریں گے لیکن دوسرے نمبر پر جو بہترین استاد وہ لندن میں ہے اس لئے میں نے کہا اس کے پاس داخلہ لے لے۔ وہاں وہ داخل ہوا وہ اتنا شریف النفس انسان ہے کہ جب وہ یہاں تھا تو اس وقت بھی اسے اپنے

نفس کی عزت کا شعور اور احساس

تھا جس نے میری طبیعت پر بڑا اثر ڈالا ہوا تھا۔ وہاں بھی جو اسے غریبانہ وظیفہ ملا اُسی میں تنگی اور ترشی سے گذارہ کرتا رہا اور تین سال کی بجائے اڑھائی سال میں اُس نے پی ایچ ڈی کر لی۔ پھر اس کے اُستاد بڑی شفقت سے کہنے لگے کہ تم چھ ماہ اور ہمارے پاس لگاؤ اور ریسرچ کرو اس طرح تمہیں اور مہارت ہو جائیگی اور علم میں ترقی کرو گے۔ اس نے کہا میں جماعت احمدیہ کا نوجوان ہوں میں ان کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خط لکھا کہ ہم نے اسے یہ مشورہ دیا ہے اور وہ انکار کر رہا ہے' اس کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ آپ اُس کو اجازت دیدیں۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ شاید ہم پیسے کی وجہ سے آگے نہیں پڑھانا چاہتے اس لئے انہوں نے ساتھ مجھے یہ بھی لکھا کہ جو آپ نے سیکیورٹی (ضمانت کی رقم) رکھوائی ہے بس اسی کے اندر چھ ماہ کا گذارہ ہو جائیگا۔ میں نے انہیں کہا کہ اصل چیز تو اس کی علمی لیاقت میں ترقی ہے اس واسطے اگر تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اس طرح یہ اَور ترقی کر سکتا ہے تو ٹھیک ہے اور چھ ماہ لگائے۔ چنانچہ پی ایچ ڈی کرنے کے بعد اس نے مزید چھ ماہ ریسرچ کی اور اب وہ جماعت کے مشورہ سے انگلستان کی ایک یونیورسٹی میں کام کر رہا ہے لیکن اس نے لکھا تھا کہ آپ کہتے ہیں تو میں یہاں ملازمت کرتا ہوں ورنہ نہیں۔ میرا خیال تھا کہ یہ اَور ترقی کرے اور پھر کسی وقت جب اس مضمون میں ہمارے ملک کو ضرورت محسوس ہوئی تو وہ یہاں آ کر اپنے ملک کی خدمت کرے گا

پس جہاں تک تعصب کا سوال ہے بہت بھاری اکثریت شریفوں کی ہے لیکن بیچ میں عارضی طور پر بچوں کو تکلیف بھی پہنچ سکتی ہے۔ ذہنی پریشانی بھی ہو سکتی ہے کہ پتہ نہیں جماعت ہمیں سنبھالتی ہے یا نہیں۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں اور اب پھر بتا دیتا ہوں کہ اے بچو! تم یونیورسٹی میں ٹاپ کرو اپنے مضمون میں۔ جماعت خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے تمہیں کبھی ضائع نہیں ہونے دے گی۔

بات میں یہ بتا رہا ہوں کہ ہمارے بچے کم تھے جن کو آگے ترقی کرنے کا شوق بھی ہوتا ہے کہ وہ کچھ بن کر دکھائیں۔ یونیورسٹی میں جو بھی پوزیشن لینے والے بچے۔ مگر جب ان کو یہ کہا گیا کہ اسلام چھوڑو اور یہ اعلان کرو کہ ہم مسلمان نہیں تو غیر مسلموں کے لئے جو ریزرو سیٹیں ہیں اس میں ہم تمہیں داخل کر لیں گے تو انہوں نے کہا۔

اسلام تو ہماری زندگی ہے

اسلام تو ہماری رُوح اور جان ہے' اسے چھوڑ کر پھر زندگی کا کیا مزہ ہے۔ اور داخل ہونے کا کیا مطلب؟ یہ تو ہم نہیں کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے یہیں سامان پیدا کر دیئے۔ گو پہلے ہائیکورٹ میں جانا پڑا لیکن بعد میں قانون بدل گیا۔ تاہم مجھے بڑی شرم آتی تھی کہ کسی وجہ سے سہی مگر ہمارا ملک ان بچوں کی ذہانت کی قدر نہیں کر رہا اور انہیں اپنا حق لینے کے لئے (پیسے کا نہیں) اپنے ذہنی ارتقاء میں جو روک پیدا ہو گئی اُسے دُور کرنے کے لئے اُن کو ہائیکورٹ میں جانا پڑا اور روک پیدا کرنے والے خود اپنی ہی قوم کے لوگ تھے۔ ہماری دُعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قوم کو عقل اور فراست عطا کرے تاکہ وہ تعصبات کے نتیجہ میں خود اپنی ہی انگلیاں کاٹنے والے نہ ہوں

اصل طاقت کا سرچشمہ

تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ عقل بھی وہی دیتا ہے اور فراست بھی وہی عطا کرتا ہے۔ بڑے بڑے ذہین لوگ بھی بعض دفعہ پاگل ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں یہ لکھا ہے کہ تکبر نہ کرو وہاں یہ مثال دی ہے کہ اپنی عقل اور سمجھ پر بھی گھمنڈ نہ کرو کیونکہ تمہیں پتہ نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ میں ذاتی طور پر اُس غیر احمدی لڑکے کو جانتا ہوں جو میرے ساتھ گورنمنٹ کالج لاہور میں فرسٹ ائیر میں داخل ہوا تھا اور وہ ایسے خاندان سے تعلق رکھتا تھا جسے احمدیت سے شدید تعصب تھا اسی لئے وہ لڑکا جب بھی ملتا ہمیں ستانے کے لئے ہر وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتا رہتا تھا۔ اس کے خاندان کو یہ خیال تھا کہ وہ یونیورسٹی میں چوٹی کے طالب علموں میں پاس ہوگا اور پھر انڈین سول سروس (I C S) میں چلا جائے گا اور بہت بڑا افسر بن جائے گا تو اُن کے خاندان کی عزت ہوگی اور ان کی مالی حیثیت بھی اچھی ہو جائے گی۔ غرض اس کے ساتھ انہوں نے بڑی اُمیدیں وابستہ کی ہوئی تھیں لیکن اس کی زبان سے ایسے کلمات نکلتے رہتے تھے جو خدا کو پسند نہیں تھے۔ اور اس کو اپنی عقل اور سمجھ پر بڑا گھمنڈ تھا۔ لیکن ابھی ایف۔ اے کے امتحان کا وقت بھی نہیں آیا تھا کہ وہ پاگل ہو گیا اور بڑی مشکل سے ایف۔ اے تھرڈ ڈویژن میں پاس کیا اور اس کے

سارے گھمنڈ اور غرور ختم ہو گئے

پس اپنی عقل پر گھمنڈ کرنا بھی ہمارے خدا کو پسند نہیں۔

پس ہر وہ احمدی جسے خدا سمجھ دے اور قرآن کریم کے احکام پر چلنے کی توفیق دے اس کو غرور اور تکبر نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ خیال کرنا کہ عقل ہم اپنے پاس سے لے آئے یا دولت ہم نے اپنی سمجھ کے مطابق حاصل کر لی یا صحت اس لئے اچھی ہے کہ ہم بڑی سمجھ کے ساتھ غذا کھاتے ہیں اور اُسے ہضم کرتے ہیں' یہ چیزیں اپنی جگہ درست ہونگی لیکن جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں علت العلل اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اور ہر لقمہ جو مجھے اور آپ کو ہضم ہوتا ہے وہ صرف اُس وقت ہضم ہوتا ہے جب اُس لقمہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ میرے بندہ کے پیٹ میں ہضم ہو جائے ورنہ وہی لقمہ بد ہضمی پیدا ہو کر ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔

غرض ہمارے بچوں نے

بڑا اچھا نمونہ پیش کیا

دُنیا کی تاریخ میں بھی اور احمدیت کی تاریخ میں بھی۔ لیکن اگر کوئی ناسمجھ دُنیا کی طرف مائل ہوا اور دُنیا کی خاطر جو ایک نہایت ہی حقیر چیز ہے اور دُنیا کی خاطر جو نہایت ہی بے وفا ہے آتی بھی ہے اور چلی بھی جاتی ہے' دُنیا بعض کروڑ پتیوں کو بعض دفعہ مانگتے ہوئے دیکھتی ہے اور غریب آدمیوں کے متعلق محاورہ بن گیا ہے کہ جب خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ غرض غریبوں کو امیر ہوتے اور امیروں کو غریب ہوتے دیکھا۔ یہ تو دُنیا ہے یہ تو کسی سے وفا نہیں کرتی تو پھر کیوں نہ اُس ہستی سے تعلق پیدا کیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات سے جس سے زیادہ وفا کرنے والی کوئی اور ہستی نہیں ہے اور اُسی کے ہو کر زندگی گزار جائے۔ اگر کسی کے دماغ میں ناسمجھی کے نتیجہ میں یا دُنیوی لالچ کی وجہ سے خیال آئے تو اُسے سمجھا دینا چاہیئے اور اگر نفاق یا ایمانی کمزوری کی وجہ سے ایسے خیال آئیں تو اسے بتا دینا چاہیئے کہ جو شخص اسلام کو چھوڑتا ہے اس کا ہمارا علیہ السلام کے ساتھ تعلق عقلاً بھی نہیں ہو سکتا۔ اسی واسطے میں نے شروع میں بتا دیا ہے کہ ہم تو مہدی علیہ السلام پر ایمان اس لئے لائے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ اس پر ایمان لانا اور میرا اسے سلام پہنچانا۔ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے مہدی علیہ السلام کے ساتھ اُس کا کیا رشتہ باقی رہ جاتا ہے۔ اسی واسطے مجھے جب ایک واقعہ ہوا تو الفضل نے اعلان کیا تھا لیکن اصولی اعلان کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت لکھی ہیں۔ اُن میں سے ایک شرط بیعت یہ ہے کہ میں اپنی جان' مال' عزت اور ہر چیز کو اسلام پر قربان کرتا رہوں گا۔ یہ

شرائط بیعت میں سے ایک شرط

ہے اور پھر آپؑ نے فرمایا کہ شرائط بیعت میں سے اگر کوئی شخص ایک شرط کو بھی توڑتا ہے تو وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق بھی جو شخص اسلام سے ارتداد اختیار کرتا ہے اس کا جماعت احمدیہ سے کیا تعلق رہ جاتا ہے تاہم میں صرف جماعت مبائعین کی طرف سے بول سکتا ہوں اس لئے میں کہتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ مبائعین خلافت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

پس جو شخص داخلہ کی خاطر یا جو شخص جھوٹی عزتوں کی خاطر یا جو شخص اسمبلی کی سیٹ لینے کی خاطر اسلام کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اُس نے گویا اپنے لئے جہنم کی آگ کے شعلے بھڑکا لئے۔ اس کا ہمارے ساتھ کیا تعلق باقی رہ گیا۔ ہم تو مہدی علیہ السلام پر ایمان لائے ہی اس لئے ہیں کہ جس مہدی کی بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ آ گئے اور ہم ان پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ کوئی اس سے متفق ہو یا نہ ہو مگر یہ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے مطابق ہے۔ آپؐ کی بشارتوں کے مطابق ہے خدا تعالیٰ نے مہدی اور آپ کے نصب کے لئے طمینان کے سامان پیدا کئے اور حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کی صداقت میں ایسے زبردست نشانات اور آسمانی برکات کا نزول ہوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اور محض قرآن کریم کے احکام اور شریعت کی پیروی میں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ا۔

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران : ۳۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بنیادی طور پر سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپؑ نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو حقیقتاً اور فی الواقع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق رکھنے والی جماعت ہے اور اس پاک ذاتؐ کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والی ہے۔ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا یہی بنیادی اور سب سے بڑا معجزہ ہے لیکن وہ شخص جو ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزاری اختیار کرے اس کا اس جماعت کے ساتھ کیسے تعلق قائم رہ سکتا ہے جن کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق سمندروں کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور یہ کوئی مبالغہ نہیں ایک حقیقت ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اعلان خلیفۂ وقت کی طرف سے نہیں ہوا۔ یہ اعلان نظام سلسلہ کی طرف سے ہو گیا تھا لیکن خلفائے وقت بھی مختلف پہلوؤں سے اس بات کی وضاحت کرتے رہے ہیں کہ جو شخص اسلام کو چھوڑتا ہے اس کا احمدیت سے کیا تعلق؟ احمدیت تو ہے ہی

غلبۂ اسلام کی ایک مہم

کا نام۔ ایک مہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شروع ہوئی۔ اُس وقت بھی اسلام کے لئے بڑے سخت جہاد اور بڑے زبردست مجاہدہ کی ضرورت تھی اب اگر کوئی شخص اُس وقت یہ کہتا کہ میں اسلام کو چھوڑتا ہوں لیکن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں چھوڑتا تو بڑی پاگلوں والی بات ہوتی۔ پھر اسلام کے جہاد کی شکل بدل گئی اس میں زیادہ وسعت پیدا ہو گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آ گیا تو دُنیا میں زیادہ وسعت کے ساتھ اسلام پھیلنے لگا۔ پھر کسریٰ و قیصر کی دو حکومتیں جو اس وقت کی دُنیا میں سب سے بڑی حکومتیں سمجھی جاتی تھیں مال کے لحاظ سے بھی اور اپنی فوجوں کے لحاظ سے بھی، اپنے ہتھیاروں کے لحاظ سے بھی اور اپنے تجربہ کے لحاظ سے بھی، اپنی ذہانت کے لحاظ سے بھی اور علوم میں اپنی ترقی کے لحاظ سے بھی، اُن کے ساتھ تصادم ہو گیا اس لئے کہ اسلام کے دُشمن یہ سمجھے کہ دُنیا کے مال، دُنیا کی طاقتیں، دُنیا کی دولتیں فوجیں اور ہتھیار

صداقت کی شمع

کو بجھا دیا کرتے ہیں۔ وہ غلط سمجھے اور انہیں اپنی اس غلطی کا خمیازہ میدان جنگ میں سر کٹوا کر بھگتنا پڑا۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اگر کوئی شخص یہ کہتا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو چھوڑتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تو اُسے سوائے بے وقوف، احمق اور پاگل کہنے کے ہمارے پاس اور کوئی الفاظ نہیں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، پھر ملوکیت آ گئی۔ بادشاہتیں آ گئیں۔ تاہم اسلام کی جو حرکت تھی ترقی کی طرف اور بڑھنے کی طرف اور غلبہ کی طرف، وہ جاری رہی۔ اس میں شدت نہ رہی یہ تو درست ہے لیکن وہ جاری رہی۔ اسلام کے نام پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنے کے لئے اور توحید کو غالب کرنے کے لئے اور قائم رکھنے کے لئے

مسلمانوں نے قربانیاں دیں

اور ہزاروں نے اپنی گردنیں کٹوائیں۔ کس کے لئے کٹوائیں؟ اُس ہستی کے لئے جو اُن کا رب کریم تھا جو اُن کو پیدا کرنے والا اور اُن سے پیار کرنے والا اور پیار کے جلوے اُن پر ظاہر کرنے والا تھا اور اُن کی ہر تکلیف اور دُکھ کے وقت اُن سے اس طرح ہمکلام ہونے والا تھا کہ اُن کی ساری تکالیف اور دُکھ دُور ہو جاتے تھے اور پریشانیاں جاتی رہتی تھیں غرض ایک تو خدا کی توحید کو قائم کرنے کے لئے مسلمانوں نے قربانیاں دیں اور دوسرے اس مبارک وجود کی خاطر جو ایک عظیم انسان نوعِ انسانی کی طرف آیا کہ ویسا نہ پہلے کسی ماں نے جنا اور نہ بعد میں کوئی جن سکتی ہے۔ غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر احسانات عظیم ہیں نوعِ انسانی پر کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے لیکن یہ اس وقت میرا مضمون نہیں۔ میں تو دنیا اولیٰ کے مسلمانوں کی بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو سمجھا اور آپؐ کی آواز پر اور آپؐ کی تعلیم اور اس کی اشاعت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ انہوں نے اسلام کی خاطر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اور قرآن کریم کی خاطر قربانیاں دی تھیں۔ کسی اور شخص کے لئے تو قربانیاں

نہیں دی تھیں۔ پھر اُمّتِ مسلمہ میں اولیاء آتے رہے انہوں نے اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھا۔ اسلام کے تنزل کے زمانہ میں بھی اسلام کی روشنی کے سامان پیدا کئے، دیئے کی مانند سہی یا ستاروں کی روشنی کی طرح سہی مگر روشنی تو تھی پورا اندھیرا تو نہیں آیا تھا۔ پھر وہ مہدی آ گیا جو

بدرِ منیر بن کر دُنیا میں چمکا

اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پورے طور پر اپنے اندر جذب کیا چنانچہ شیعوں کی ایک کتاب میں ایک پرانے بزرگ کا یہ قول ہے کہ چونکہ مہدی معہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل عکس ہو گا اس لئے اس کے مقابلہ میں اور کسی کو پیش نہیں کیا جا سکتا (میں اُن کے الفاظ نہیں دے رہا صرف مطلب بیان کر رہا ہوں) اب اس روشنی پر اس بدرِ منیر پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس روحانی فرزند پر ہم ایمان لائے ہیں جس نے اسلام کے لئے اندھیری راتوں کو پھر روشن کرنا شروع کر دیا ہے۔ اُس نے ساری دُنیا کو نورِ اسلام سے روشن کرنے کا زبردست بیڑا اُٹھایا ہے اگر کوئی شخص آج یہ کہتا ہے کہ میں سورج پر تو ایمان نہیں لاتا مگر اس چاند کو مانتا ہوں تو اس سے زیادہ بے وقوف کوئی اور شخص نہیں ہے۔ اگر وہ سورج پر ایمان نہیں لاتا تو چاند کو پھر روشنی کہاں سے ملی، قصّہ ختم ہوا۔

پس جماعتِ احمدیہ کے بڑے بھی اور چھوٹے بھی۔ مرد بھی اور عورتیں بھی سُن لیں کہ اگر انہوں نے احمدیت میں رہنا ہے اور بیعتِ خلافت میں رہنا ہے تو اُنہیں اسلام اور اس کے غلبہ کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اسلام کے چھوڑنے کے بعد، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مُنہ موڑ لینے کے بعد احمدیت کے اندر

اُن کے لئے کوئی جگہ نہیں

نہ آج ہے اور نہ کل ہو گی۔ کبھی نہیں ہو گی قیامت تک نہیں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو شیطانی وسوسوں اور حملوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے جس پیار سے احبابِ جماعتِ احمدیہ کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں کیا ہے خدا کرے ہم میں سے ہر ایک اس پیار کا وارث اور مستحق اور اہل ثابت ہو ہم خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرکے غلبۂ اسلام کی اس مہم میں جو مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اس زمانہ میں شروع ہوئی ہے اس میں ہر قسم کی قربانیاں دے کر اپنے اس مقصد میں کامیاب ہونے کی ہمیشہ مقبول سعی کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں عمل کی توفیق دے اور ایسے عمل کی توفیق دے جسے وہ اچھا سمجھے اور قبول کرے اور جزا دے اس دنیا میں بھی اور آنے والی زندگی میں بھی۔ خدا تعالیٰ ہمیں کبھی دھتکار کر پرے نہ پھینکے بلکہ پیار سے اپنے گلے کے ساتھ لگا لے اور ہماری بشری کمزوریوں کو معاف کر دے اور جو ہمت والوں کو اس نے کبھی ہمتیں دیں اور جو ایثار پیشہ جماعتوں کو اس نے کبھی ایثار عطا کیا، اس سے بڑھ کر ہمت اور ایثار جماعتِ احمدیہ کو عطا کرے تاکہ

اسلام کی صداقت

ساری دُنیا پر ظاہر ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر دل میں پختگی کے ساتھ گاڑا جا سکے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۷ مئی ۷۶ء کو مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے عزیزہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محی الدین صاحب حکیم وڈوان کا نکاح مکرم سلیم احمد صاحب ابن مکرم عبد اللطیف صاحب فاضل ساکن اوٹکور کے ساتھ مبلغ گیارہ صد روپے حق مہر کے عوض پڑھا۔

اس خوشی میں مکرم محمد محی الدین صاحب نے شادی فنڈ میں ۵/- روپے، اعانت بدر میں ۵/- روپے نیز مکرم عبد اللطیف صاحب نے بھی شادی فنڈ میں ۵/- روپے۔ اعانت بدر میں ۵/- روپے۔ درویش فنڈ میں ۵/- روپے اور نشر و اشاعت میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجبِ رحمت و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار: محمد باشو میاں صدر جماعت احمدیہ وڈوان (آندھرا)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۵ء

قسط ۱

خُداتعالیٰ اور اُس کی معرفت کے ذرائع

محمد حفیظ بقاپوری

اس مضمون کے دو بڑے حصے ہیں :-

(الف) اس امر کے ناقابل تردید ثبوت پیش کرنا کہ خدا کی ہستی برحق ہے۔

(ب) دوسرے۔ خدا کی معرفت، اور اس کا گیان حاصل کرنے کے ذرائع اور اسباب بیان کرنا۔

(۱) خدا کی ہستی کے زبردست ثبوت

اگرچہ کائناتِ عالم کا ذرہ ذرہ خدا کی ہستی کا ثبوت دے رہا ہے۔ اور پتے پتے سے اس کی عظیم قدرتوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ پھر بھی دنیا میں ایسے لوگ ہوتے چلے آئے ہیں جو خدا کے وجود اور اُس کی ہستی سے انکار کردیتے ہیں۔ اور صاف کہتے ہیں کہ نہ کوئی خدا ہے اور نہ ہمارا کوئی خالق و مالک ہے۔

مگر یہ سب انسان کی اپنی غلطی اور کوتاہ اندیشی ہے۔ جس طرح کہتے ہیں کرم ہائے مارا تو کرد گستاخ ' اس کی اصل وجہ انسان پر خدائی نعمتوں کی فراوانی ' ہر قسم کے آرام و آسائش میں انہماک اور بالآخر انسان کی خودسری ہے —— وہ بھول جاتا ہے اپنی بےبسی اور بےچارگی کو جو قدم قدم پر اس کا منہ چڑھاتی اور لاچار کرکے آستانہ الوہیت پر گرا سکتی ہے —— وہ بھول جاتا ہے اپنی بےبسی کی اُن گھڑیوں کو جب کسی بیرونی سہارے کے لئے بےچین ہوا جاتا ہے —— !!

ایسے ہی خودسر' بھولے بھٹکے انسان کو مخاطب کرتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ

(الانفطار آیت ۷ تا ۹)

اے مغرور اور خودسر انسان بتا تو سہی تجھے کس نے تیرے ایسے رب کے بارے میں مغرور اور دھوکہ خوردہ بنا دیا ہے۔ ہاں وہی خدا جس نے تجھے پیدا کیا۔ اور ہر قسم کی صلاحیتیں دے کر تجھے بےعیب اور معتدل القامت بنایا اور جس صورت میں اُس نے پسند کیا تجھے ڈھال دیا ؟

موجودہ زمانے کا فلسفہ زدہ انسان ذرا اس بات پر غور کرکے دیکھ لے آخر وہ کس برتے پر اپنے آپ کو شریعت اور خدا سے بالا سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اس کا کوئی خالق و مالک نہیں ؟ اگر فی الواقع کوئی خالق و مالک نہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ بقول اس کے انسان اپنے آپ پیدا ہو گئے۔ لیکن اگر وہ اپنی ہی شکل و صورت اور بناوٹ پر گہری نظر ڈالے تو اسی قدم پر قدرتِ قادر کے سامنے اُس کی اپنی بےبسی اور بےچارگی اُس کے پُرغرور سر کو نیچا کر دینے کے لئے کافی ہے کیسی سادہ مگر کس قدر پختہ ہے یہ دلیل کہ بس اپنی ہی شکل و صورت اور جسمانی ساخت کو دیکھ لو کیا تمہارے اپنے اختیار میں کچھ تھا یا اب ہے کہ تم اپنی شکل کو اپنے ہی پسندیدہ طریق پر ڈھال لیتے یا اب ڈھال لو۔ دنیا کی اربوں ارب آبادی میں کوئی بھی انسان تو اس بات میں آزاد نہیں جیسی شکل و صورت دے کر قدرت نے اسے اس دنیا میں بھیجا ہے بس اسی میں اُسے رہنا ہے۔ کوئی کالا ہے کوئی گورا۔ کسی کا قد لمبا ہے۔ کسی کا چھوٹا کسی کی ناک چپٹی ہے اور کسی کی اونچی۔ کسی کی پیشانی اُبھری ہوئی کسی کی دبی ہوئی۔ کسی کا جسم سڈول ہے اور کسی کا بھدا۔ مگر دیکھ لو قدرت نے انسان کو ایسے حالات میں اس طرح جکڑ کر رکھ دیا ہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اِن جکڑبندیوں سے آزاد ہو —— اگر انسان اپنا خالق آپ ہوتا تو ان جکڑبندیوں سے نکل جاتا —— !! کم سے کم اپنی شکل و صورت کو تو اپنی پسند کے مطابق ڈھال لیتا یا جس خاندان میں چاہتا اپنا جنم کروا لیتا۔ مگر دنیا میں کتنے ہیں جو خوبرو بن جانے اور سڈول جسم پا لینے۔ یا کسی پسندیدہ خاندان کا چشم و چراغ ہو جانے کی خواہش رکھتے ہیں مگر پوری نہیں کر سکتے —— ان بیچاروں کو مالی وسائل کی کمی نہ تھی۔ ماہرین کا مشورہ حاصل تھا۔ لائق معالج موجود تھے۔ ہر قسم کی دوائیں اور سہولتیں میسر تھیں۔ مگر قدرت کے ہاتھوں بے دست و پا بن کے رہ گئے —— !!

انسان کی بےبسی کی ایک اور مثال

(۲) —— انسان کی بےچارگی اور بےبسی کا ایک پہلو تو آپ نے اُس کی ظاہری شکل و صورت میں حسبِ پسند تبدیلی نہ کر سکنے میں دیکھ لیا۔ اب انسان کی بےبسی کے ایک اور پہلو پر غور کر لیجئے۔ وہ ہے۔ انسان کے دل میں پیدا ہونے والی بےشمار تمناؤں اور خواہشات کو پورا نہ کر سکنے کی بےچارگی —— !!

انسان کی ایسی بےچارگی اور بےبسی سے دنیا کا کوئی انسان بھی تو مستثنیٰ نہیں۔ ساری دنیا میں گھوم جائیے۔ آپ کو ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملے گا جو کہے کہ اُس کی تمام دلی خواہشات پوری ہو گئیں —— ایک ادنیٰ فقیر سے لے کر با اختیار بادشاہ تک سب کا یہی حال ہے۔ ہزاروں ہزار حسرتیں دل ہی دل میں لئے کروڑوں انسان اس جہان سے گزر گئے۔ قرآن کریم نے بھی اسی بات کو خدا کی ہستی پر ناقابل تردید ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے چیلنج دیا ہے فرماتا ہے :-

أَمْ لِلْإِنْسَانِ مَا تَمَنَّىٰ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ (النجم آیت ۲۵، ۲۶)

وہ شخص جو خدا کی ہستی کا منکر ہے اور سمجھتا ہے کہ اپنے وجود کا وہ آپ خالق ہے اُسے اسی بات پر غور کر لینا چاہیئے کہ کیا انسان کو وہ سب کچھ مل رہا ہے جس کی وہ تمنا اور آرزو رکھتا ہے۔ یا عملی طور پر معاملہ اس کے برعکس ہے —— ؟ سوچو اور غور کرو۔ تمہارا مشاہدہ' تمہارا تجربہ' تمہارا غور و فکر بالآخر تمہیں اس نتیجہ پر پہنچائے گا۔ کہ نہیں ایسا نہیں —— تو سمجھ لو کہ وہ خدا ہی ہے جس کے قبضہ قدرت میں انسان کے تمام حالات کی باگ ڈور ہے۔ جملہ حالات کی ابتدائی اور آخری کڑی اسی کے قبضہ میں ہے باوجود بڑی آرزوئیں دل میں دبائے رکھنے کے انسان کی مجال نہیں کہ ان کو پورے طور پر بروئے کار لا سکے —— !! اس لئے بتاؤ کہ انسان کی ان تمناؤں کو کس نے پورا نہیں ہونے دیا ؟ یقین جانو کہ وہی قادر مطلق خدا ہے جس نے کہ انسان کو اپنی ہی مرضی کے مطابق مخصوص حالات میں پابند رکھا ہے۔ اگر وہ چاہے بھی تو اُن حالات اور جکڑبندیوں سے آزاد نہیں ہو سکتا اور دل کی حسرتیں دل ہی میں لئے کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا ہے —— اگر کہو کہ یہ بات غلط ہے تو آزاد ہو کر دکھاؤ' سب کی سب تمناؤں کو پورا کرکے دکھاؤ۔ مگر یاد رکھو کسی کو قدرتِ حق کے سامنے دم مارنے کی گنجائش نہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو خدا کی ہستی اور اُس کی قدرت تامہ کا یہ ایسا محکم ثبوت ہے جس سے انکار ممکن نہیں —— !!

(۲) خدا کی ہستی کا دوسرا ثبوت
کائنات کی ہر شئی با مقصد ہے

کائناتِ عالم کی ہر شئے اپنے اندر کوئی اہم مقصد رکھتی ہے۔ دنیا کی کوئی چیز بھی بےمقصد نہیں قرآن کریم اسی بات کو خدا کی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ (صٓ آیت ۲۸)

ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے بلا مقصد نہیں بنایا۔ یہ مادہ پرستوں' ملحدوں اور خدا کی ذات کا انکار کرنے والوں کا خیال ہے کہ دنیا کی پیدائش کا کوئی مقصد نہیں' کائنات کا معرض وجود میں آجانا محض اتفاق اور کسی حادثہ کا نتیجہ ہے ورنہ کوئی اس کو وجود بخشنے والا ہے اور نہ ہی اُس کے پیچھے اس کی پیدائش کا کوئی مقصد ہے زمین و آسمان بس یونہی بن گئے اور پھر اتفاق سے زندگی بھی پیدا ہو گئی —— !! مگر خدا فرماتا ہے اور اسلام و قرآن اس کی ترجمانی کرتے ہیں کہ نہیں کائنات کی ہر شئے اپنے اندر کوئی نہ کوئی مقصد رکھتی ہے بلا مقصد کوئی چیز نہیں یہ دو متقابل دعوے سب کے سامنے ہیں۔ اب دیکھو تو مشاہدہ کس بات کی گواہی دے رہا ہے۔ واقعات کس بات کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ کائنات کی کسی چیز پر غور کر لیں ہر چیز سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی مقصد ضرور ہے جسے وہ بدرجہ اتم پورا کر رہی ہے بطور مثال انسان ہی کو لے لیں۔ قرآن کریم کہتا ہے :-

أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ

(البلد آیت ۹ تا ۱۱)

کیا ہم نے انسان کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے ساتھ ہی اُسے بھلے برے دونوں رستوں کی بھلائی برائی کی پہچان نہیں بخشی —— ؟

یعنی اب انسان اپنے ہی اعضاء پر غور کرے کیا اس کے سب اعضاء بےمقصد ہیں ؟ اگر انسان کو کسی بالا ہستی نے پیدا نہیں کیا اور اُس کے قبضہ تصرف میں نہیں بلکہ وہ محض اتفاق سے وجود میں آگیا ہے تو اُس کی دو آنکھیں۔ اس کے کان۔ ناک۔ منہ میں زبان' دو ہونٹ اور پھر ان سے کام لینے کی اندرونی قوتیں اور بیرونی ساز گار حالات

کس طرح اتفاقی طور پر پیدا ہو گئے۔ پھر ہر عضو کے مقررہ مقصد کا تعین کس نے کیا۔ اُس میں طاقتیں کس نے ودیعت کیں۔ یقین جانو کہ یہی وہ سب سے بالا طاقت ہے جسے خدا کہتے ہیں۔ اُس نے کائنات عالم کی کسی چیز کو بلا مقصد و بے فائدہ اور باطل نہیں بنایا۔ اس لئے کائنات کو بامقصد تسلیم کرکے اس کے پیدا کرنے والے اور تمام حالات کو جمع کرد ینے والے وجود سے انکار ممکن نہیں۔

(۳) خدا کی ہستی کا تیسرا ثبوت

قرآن کریم دعویٰ کرتا ہے اور بڑی تحدّی کے ساتھ ملحدین اور منکرین خدا کو چیلنج دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

نحن خلقنٰکم فلولا تصدّقون

(الواقعہ آیت ۵۸)

ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تم اس دعویٰ کو صحیح تسلیم کیوں نہیں کرتے ــــ یعنی یہ دعویٰ بالکل بجا اور درست ہے اور حقیقت پر مبنی ہے۔ اس کو تسلیم کئے بغیر تمہارے لئے کوئی چارہ نہیں ــــ اگلی ہی آیت میں اس کا ثبوت دیتے ہوئے فرمایا:۔

أفرأیتم ما تمنون ءأنتم تخلقونہٗ أم نحن الخالقون۔

تم اس مادہ منویہ یعنی بیرج پر ہی غور کر لو جو تم رحم میں داخل کرتے ہو (تم رحم کے اندرونی پُرحکمت پیچ در پیچ پیدائشی تغیرات کو جانے دو) تم صرف اُس کی ابتدائی حالت پر ہی غور کرکے بتاؤ کہ کیا تم اُس کے خالق ہو یا قدرتِ الٰہیہ؟

آج کی سائنس نے بڑی ترقی کی۔ مصنوعی طریق سے نسل کشی کا عمل نکال لیا۔ اس پر سائنس دان اگر بغلیں بجائیں اور کہیں کہ صاحب میدان مار لیا مگر یہ تو کوئی بڑی بات نہ ہوئی۔ کلام الٰہی تو انہیں ابتدائی مرحلہ پر ہی پکڑتا ہے کہ اچھا بتاؤ اُس بیرج اور مادہ منویہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ کیا تم نے یا قدرتِ حق نے۔ ؟ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ بنا بنایا مادہ تو نر سے حاصل کرکے نسل کشی کا معرکہ سر کر لیا۔ بات تو تب تھی جب سائنس اور علمِ طبیعات کے ماہر اُس مادہ منویہ کو بنا کر دیتے۔ اس لئے اس بڑی کامیابی کے باوجود اگر بنا بنایا مادہ منویہ سائنس دانوں کو نہ ملے تو ان کی تمام تر علمی کاوشیں دھری کی دھری رہ جائیں اور ان کا سارا کام ٹھپ ہو جائے پس وہ کون ہستی ہے جس نے اس ابتدائی اور بنیادی چیز کو اپنی قدرت سے پیدا کرکے سائنس دانوں کے لئے ترقیات کے جدید رستے نکال دیئے؟ یقین جانو وہ خدا ہی ہے جس کی ہستی کا انکار ممکن نہیں!!

(۴) خدا کی ہستی کا چوتھا ثبوت
موت وحیات پر خدا کا زبردست کنٹرول ہے

ہستیٔ باری تعالیٰ کا زبردست ثبوت، موت وحیات پر خدا کے زبردست کنٹرول سے بھی ملتا ہے۔ آج دنیا موت پر کنٹرول کر لینا چاہتی ہے۔ جو شخص اس دنیا میں آیا نہیں چاہتا کہ اس جہان سے رخصت ہو۔ مگر اس شدید خواہش کے باوجود قدرت کے ہاتھوں قطعی مجبور اور ناچار ہے۔ بہادر شاہ ظفر کے استاد حضرت ذوق کا مشہور شعر ہے جس میں انسان کی اس بے بسی کو نظم کرتے ہوئے بہت ہی خوب کہا گیا ہے۔ کہتے ہیں۔ ؎

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

موت سے چھٹکارا پانے کے لئے انسان نے بہت ہاتھ پاؤں مارے، بڑے جتن کئے مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ فراعنۂ مصر نے ایسے ایسے مسالے تیار کئے جو ان کی لاشوں کو مدّتوں خراب ہونے سے بچالیں۔ اپنے لئے پختہ اور مضبوط قبریں بنوائیں جو اس وقت اہرام مصر کے نام سے مشہور ہیں اور دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتی ہیں ــــ یہ اور اسی طرح کی دوسری کوششیں انسان کی طرف سے ہمیشہ ہمیش زندہ رہنے کی آرزو کا عملی ثبوت ہیں۔ مگر خدا کہتا ہے نہیں موت پر ہمارا کنٹرول ہے

نحن قدّرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین

(سورۃ الواقعہ آیت ۶۱)

ہم نے تمہارے درمیان موت کا سلسلہ جاری کیا ہے اور ہم کسی سے مات نہیں کھا سکتے۔ ہر جاندار نے ضرور مرنا ہے۔ اس نے موت کا پیالہ آج نہیں تو کل ضرور پینا ہے موت حتمی امر ہے کوئی بھی اس سے باہر نہیں رہ سکتا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ؎

اے عزیزو سوچ کر دیکھو ذرا
موت سے بچتا کوئی دیکھا بھلا
یہ تو رہنے کا نہیں پیارو مکاں
چل بسے سب انبیاء و راستاں
ہاں نہیں پاتا کوئی اس سے نجات
یونہی باتیں ہیں بنائی واہیات

بلند بانگ دعاوی رکھنے والا انسان جو کبھی فرعونیت کا جامہ پہن کر أنا ربکم الاعلیٰ کا نعرہ بلند کرنے لگتا ہے، کبھی نمرود بن کر أنا أحیي و أمیت کی بے ثبوت بڑ ہانکنے لگتا ہے لیکن اپنی بے بضاعتی کی حد یہ ہے کہ جب وقت مقررہ آن پہنچتا ہے تو سب دعوے دھرے کے دھرے رہ جاتے

ہیں ــــ!!

ایک زبردست واقعاتی چیلنج!

ایسے ہی دعویداروں کو چیلنج کرتے ہوئے مالکِ حقیقی فرماتا ہے:۔

فلولا اذا بلغت الحلقوم و انتم حینئذٍ تنظرون و نحن اقرب الیہ منکم و لٰکن لا تبصرون ۰ فلولا ان کنتم غیر مدینین ترجعونھا ان کنتم صٰدقین

(سورۃ الواقعہ آیت ۸۴ تا ۸۸)

اگر تم قادر و توانا خدا کی قدرتِ عظیم کے ہاتھوں بے بس اور ناچار نہیں تو اُسی رُوح کو جو جسمِ خاکی کو چھوڑ کر رخصت ہو رہی ہوتی ہے، واپس لے آؤ ــــ!!

بھائیو! کس قدر نازک ہے حالت انسان کی! باپ کے سامنے بیٹا، بیٹے کے سامنے باپ، ماں کے سامنے اولاد، بہن کے سامنے بھائی مرتے ہیں اور مرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن کوئی نہیں جو ایسے وقت میں مرنے والے کو موت کے پنجے سے چھڑا سکے! اور اُس کی مضبوط گرفت سے اپنے آپ کو یا اپنے عزیز کو بچا سکے! یہیں اسی سے قادر و توانا خدا کی قدرت کا زبردست ثبوت ملتا ہے اور اسی سے اُس کی ہستی ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے!

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے!!

(باقی)

شادی کی تقریبات

گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں پانچ شادیوں کی تقریبات منعقد ہوئیں:۔

(۱) عزیزہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم، جن کے نکاح کا اعلان جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء کے موقعہ پر عزیز اقبال احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ راج محمد صاحب مرحوم کے ہمراہ ہو چکا تھا۔ ان کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲/۶/۷۶ کو بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ عزیزہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و چنتہ کنٹہ کی بھتیجی ہے۔

(۲) مورخہ ۳/۶/۷۶ کو بعد نماز عصر عزیزہ منیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالحی صاحب کے نکاح کا اعلان عزیز محمد اعظم صاحب ابن مکرم غلام جیلانی صاحب آف یادگیر کے ہمراہ مبلغ /۱۱۲۵ روپے حق مہر کے عوض خاکسار نے کیا۔ مورخہ ۴/۶/۷۶ کو عزیزہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ عزیزہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی بھانجی ہے۔

(۳) (۴) عزیزہ طاہرہ بیگم صاحبہ و عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ دختران مکرم عبدالغفور صاحب آف چنتہ کنٹہ کے رخصتانہ کی تقریبات مورخہ ۵/۶/۷۶ کو بعد نماز عشاء عمل میں آئی۔ ہر دو دلہنوں کے نکاحوں کے اعلان ہمراہ مکرم عبدالقیوم صاحب ابن مکرم محمد عبدالرقیب صاحب شیر گھر آف یادگیر اور مکرم نثار احمد خانصاحب ابن غلام حسین صاحب آف حیدرآباد کے ہمراہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۵ء کے موقعہ پر ہو چکے تھے۔

(۵) عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محی الدین صاحب کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۶/۶/۷۶ کو بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ جبکہ عزیزہ کے نکاح کا اعلان عزیز ظہور احمد صاحب ابن مکرم عبدالغفور صاحب کے ہمراہ، جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۵ء کے موقعہ پر ہو چکا تھا۔

جملہ تقاریب میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے حقوق زوجین کے متعلق وضاحت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب رشتوں کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ خاکسار: منظور احمد مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر

(۶) مین پوری (یوپی) میں مورخہ ۱۷/مئی ۱۹۷۶ء کو خاکسار کے ہم زلف برادرم محمد اسلم صاحب عباسی کی بیٹی عزیزہ سلمہ نسیم سلمہا کی تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح گزشتہ سال عزیزم فضل عمر سلمہ آف امروہہ کے ساتھ قادیان میں ہو چکا ہے۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے زوجین کے حقوق و فرائض قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

اس خوشی کے موقعہ پر برادرم محمد اسلم صاحب نے اعانت بدر میں /۵ روپے اور شکرانہ فنڈ میں /۱۰ روپے ادا کئے اور عزیز فضل عمر صاحب نے اعانت بدر میں /۵ روپے شکرانہ فنڈ میں /۱۰ روپے اور درویش فنڈ میں /۵ روپے ادا کئے۔ خاکسار: عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم خلافت

۱۔ جماعت احمدیہ بمبئی

جماعت احمدیہ بمبئی کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰ مئی بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں زیر صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم ٹی کے سلیمان صاحب نے کی اس کے بعد مکرم عبد الباری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی اشرف علی صاحب فاضل آف موگرال کی تھی۔ آپ نے خلافت کی اہمیت اور خلافت احمدیہ کی برکات کا پُر زور الفاظ میں ذکر کیا۔ اور ضمنی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم محمد سلیمان صاحب صدر اجلاس نے خلافت کے موضوع پر اپنے مضمون کا ایک دور پڑھ کر سنایا۔ جس میں اس امر کا خاص طور پر ذکر تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اکابرین لاہور نے جماعت میں خلافت کے قیام پر اتفاق کیا۔ اور حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو متفقہ طور پر خلیفۃ المسیح تسلیم کیا۔ مگر ۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت اپنی ذاتی اغراض کو پورا نہ ہوتا ہوا دیکھ کر خلافت سے روگردان ہوگئے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ جس میں خاکسار نے بتایا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلا اجتماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مسئلہ خلافت پر ہوا تھا۔ اور سب نے بالاتفاق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ الرسول تسلیم کیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ کا بھی سب سے پہلا اجتماع مسئلہ خلافت پر ہوا۔ خاکسار نے بتایا کہ جماعت احمدیہ جو دامنِ خلافت سے وابستہ ہے۔ خلافت کی برکات کا ۶۸ سال سے مشاہدہ و تجربہ کرتی چلی آرہی ہے۔ اور آج دنیا بھر میں منظم طریق پر جو خدمتِ دین اور اشاعت اسلام کی اس جماعت کو توفیق مل رہی ہے۔ یہ سب خلافت حقہ کی ایک عظیم الشان برکت ہے جس سے باقی دنیا محروم ہے۔

خاکسار۔ شریف احمد امینی مبلغ انچارج بمبئی۔

۲۔ کلکتہ

وکل انجمن احمدیہ کلکتہ کی زیر نگرانی مورخہ ۳۰ مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ مستورات نے بھی شرکت کی۔ اس جلسہ کی صدارت محترم الحاج منشی شمس الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے کی۔ محترم محمود احمد صاحب سلیم سہگل کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم چوہدری محمد سعید صاحب لکھنوی نے نظم پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ مکرم ناصر احمد صاحب بانی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ و حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خلافت راشدہ سے متعلق نہایت بصیرت افروز اقتباسات پڑھکر سنائے۔ اور پھر مکرم نصیر احمد صاحب بانی نے حضرت حاجی الحرمین مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے چند قیمتی اقتباسات سامعین کو پڑھ کر سنائے۔

پہلی تقریر خاکسار کی تھی خاکسار نے سورہ نور کی آیت استخلاف کی تلاوت کر کے خلیفہ راشد کی چند خصوصیات کو بیان کیا اور اس امر کو دلائل اور واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ بظاہر مومن انتخاب کرتے ہیں۔ مگر انکے قلوب پر اللہ تعالےٰ کا مخفی تصرف ہوتا ہے۔ آخر میں جماعت احمدیہ میں استحکام خلافت پر بھی روشنی ڈالی۔

درمیانی نظم مکرم نور الدین صاحب غالب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

دوسری تقریر محترم منیر احمد صاحب بانی نے کی آپ نے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کروڑہا مسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمان خلافت حقہ کی نعمت سے محروم ہونے کے باعث تعر مذلت میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ جس کا اعتراف خود ان کے رہنما بھی بارہا کرتے چلے آرہے ہیں۔ مسلمانوں میں آئے دن نئی سے نئی انجمنیں قائم ہوتی ہیں۔ خلافت کمیٹیاں بنتی ہیں اور بڑی شد و مد کے ساتھ اعلان ہوتا ہے کہ یتامیٰ بیوگان کی بہبودی اور اسلام کی ترقی کے لئے چندہ زکوٰۃ اور کھالوں کی رقوم وغیرہ اسی کمیٹی کو دیں لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ کمیٹیاں اور انجمنیں مسلمانوں سے پیسہ بٹورنے کے بعد ”واحد مذکر غائب“ کی طرح غائب ہو جاتی ہیں۔ موصوف نے اپنی تقریر کے آخر میں نہایت اختصار مگر دلنشیں انداز میں خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔

تیسری اور آخری تقریر محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔اے۔ سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے بنگالی زبان میں کی آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی روشنی میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام پر روشنی ڈالی اور خلیفہ کے فرائض کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفہ کا ایک کام تزکیہ نفس بھی ہے اس سلسلہ میں موصوف نے خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی بعض اہم تحریکات کا بھی ذکر کیا خصوصاً صد سالہ جوبلی منصوبہ سے متعلق نفلی عبادات کے پانچ نکاتی پروگرام کو پیش کیا۔ اور احباب کو توجہ دلائی کہ وہ حضور انور کی اس مبارک تحریک پر عمل پیرا ہو کر خدا کے فضلوں کے وارث بنیں۔

بعدہٗ مکرم عبد الحمید صاحب جگو نے جو ماریشس سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے کلکتہ میں مقیم ہیں نہایت مترنم آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظوم کلام سناکر سامعین کو محظوظ کیا۔

آخر میں صدر جلسہ نے اپنی تقریر میں خلافت کی برکات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

یہ اجلاس خدا کے فضل سے پونے دو گھنٹے جاری رہا اور دعا کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

۳۔ مدراس

مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۷۶ء کو جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام شام کے ۵½ بجے یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام مکرم محی الدین غنی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت مکرم شاہ الحمید صاحب کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔

عزیزم رفیق احمد نے خلافت کی برکات پر ایک تامل نظم پڑھ کر سنائی۔ عزیزم شفیع احمد نے اردو میں اور مکرم عبد المجید صاحب نے تامل میں نظمیں سنائیں۔ اس کے بعد یہاں کے ایک احمدی شاعر مکرم ابو سعید صاحب تاجر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی شانِ اقدس میں اپنے چند تازہ اشعار سناکر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم عبد العزیز صاحب صابر نے خلافت کی اہمیت، اور اس کی غرض و غایت پر ایک مبسوط مضمون پڑھ کر سنایا۔

دوسرے نمبر پر مکرم منصور احمد صاحب نے تامل زبان میں نبوت اور خلافت کے موضوع پر اچھے پیرائے میں تقریر کی اس کے بعد عزیزم رفیع احمد صاحب نے انگریزی میں برکاتِ خلافت پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم احمد اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ نے خلافت اور اطاعت کے موضوع پر ایک نصیحت آموز تقریر کی۔ جس میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز تعلیمات میں سے بعض اقتباسات سنائے۔ پانچویں تقریر مکرم ایم۔کے میراں صاحب نے مسلمانوں کا شاندار مستقبل خلافت کے ساتھ وابستہ ہے کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نائب صدر نے خلافت کی برکات کے عنوان پر ایک شاندار اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔

آخری تقریر خاکسار کی خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر ہوئی۔ جس میں آیت استخلاف کی روشنی میں خلافت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے احمدیوں کی ذمہ داریوں کی طرف تفصیلی روشنی ڈالی۔ مکرم صدر صاحب کے مختصر خطاب کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس طرح ۲½ گھنٹہ کا یہ روحانی اجتماع نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ خدا کے فضل سے تمام احباب اور معقول تعداد میں مستورات نے شرکت کی۔ لاؤڈ سپیکر کا اچھا انتظام تھا۔

جلسہ کے اختتام پر محترم مولوی کمال الدین صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ کی طرف سے تمام حاضرین کی خدمت میں ایک عصرانہ پیش کیا گیا۔ فجزاھا اللہ تعالےٰ۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس۔

۴۔ سکندرآباد

بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۷۶ء بروز اتوار شام ۵ تا ۷ بجے بمقام مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد ذیلِ زیر صدارت سیٹھ یوسف احمد صاحب الٰہ دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکندرآباد نے جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔

مکرم محمد حنیف صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور منور احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور خلافت احمدیہ کے تعلق سے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پڑھکر سنائی بعد ازاں خاکسار نے اخبار بدر کے خلافت نمبر سے خلافت ثالثہ کے درخشندہ دور کے تعلق سے محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری کا مضمون پڑھکر سنایا۔ اس کے بعد محترم مولوی عبد اللہ صاحب B.Sc. نائب امیر جماعت احمدیہ نے ایک گھنٹہ تک آیت استخلاف کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد خاکسار نے بعض دُعاؤں کی تحریک کی اور بعد شکریہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے دُعا کروائی اور جلسہ برخواست ہوا۔ عورتیں بھی کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئیں۔
خاکسار۔ بشیر الدین الہ دین سیکرٹری سکندر آباد۔

۵۔ یادگیر

بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۳۰ مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو محترم مولوی نذیر احمد صاحب ہوڈری نے کی بعد ازاں مکرم محمد عبداللہ صاحب قریشی آف تیماپور نے سیدنا حضرت مہدی معہود علیہ السلام کا فارسی کلام سنایا۔

خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی ازاں بعد سلسلہ تقاریر کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلی تقریر مکرم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے مقام خلافت پر کی۔ اور اس تعلق میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے متعدد اقتباسات بھی پیش کئے۔

دوسرا مضمون عزیزہ ظفر احمد شگفتہ کا تھا۔ آپ نے اخبار بدر کے خلافت نمبر کا اداریہ پڑھکر سنایا جس سے سامعین کافی محظوظ ہوئے۔ ازاں بعد مکرم سیٹھ رفعت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ نے خلافت حقّہ اسلامیہ کے عنوان پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اور آپ نے قرآن کریم۔ احادیث شریف۔ تاریخی شواہد اقوال بزرگان سے خلافت کی ضرورت اور اہمیت اور خلافت راشدہ کا انقطاع اور اس زمانہ میں دوبارہ اجراء وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔ اور آخر میں خلافت احمدیہ کی برکات بیان کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

خاکسار نے آخر میں مختصراً خلافت کی اہمیت۔ ضرورت اور برکات کا ذکر کر کے مقررین وحاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعا کرائی اور ساڑھے نو بجے یہ جلسہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔
خاکسار۔ منظور احمد مبلّغ یادگیر۔

۶۔ شیموگہ

۸ ار مئی ۱۹۷۶ء بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد میں یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم بی۔ ایم رحمت اللہ صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مسعود احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم ایس۔ ایم جعفر صادق صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ پہلی تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے خلافت کی اہمیت اور برکات پر تقریر کرتے ہوئے آخر پر خلافت کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سنائے۔ بعدہٗ خضر محمود صاحب نے نعمت خلافت اور ہماری ذمہ داریاں کا مضمون پڑھا۔

آخر پر مکرم جعفر صادق صاحب نے خلافت عالم اسلام کے روحانی اتحاد کا ذریعہ ہے۔ کے عنوان پر تقریر کی۔

دُعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ بچوں اور مستورات نے شرکت کی لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلّغ شیموگہ۔

۷۔ آسنور

مورخہ ۲۷ ر مئی بروز جمعرات جامع مسجد احمدیہ آسنور میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب ڈار ایم اے جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون اور نظم مکرم بدر الدین صاحب ڈار نے خوش الحانی سے پڑھی بعدہٗ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ نے خلافت کی ضرورت واہمیت پر تقریر کی اور آیت کریمہ وعد اللہ الذین امنوا الخ سے خلافت کی ضرورت واہمیت کو احسن رنگ میں ثابت کیا۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب والی نے نظم پڑھی۔ اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار نے برکات خلافت کے موضوع پر کی۔ خاکسار نے آیت استخلاف کی روشنی میں تسکین دین اور خوف کی حالت کو امن سے تبدیل کرنا وغیرہ برکات کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ خلافت حقّہ کے زیر سایہ جن برکات کا مشاہدہ کر رہی ہے مختصراً ذکر کیا۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے احباب کو خلافت سے متعلق چند واقعات بتاتے ہوئے نظام خلافت کے ساتھ وابستگی پیدا کرنے کی تلقین کی اور اس طرح سے یہ مبارک تقریب تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی آخر میں عبد القادر صاحب بیگ امام الصلوٰۃ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اس کے بعد پروگرام ختم ہوا۔
خاکسار۔ بشارت احمد بشیر مبلّغ آسنور

درخواست دُعا

آج کل ہم کچھ مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان تمام پریشانیوں کو دور فرمائے دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز کرے۔ اور میرے تمام بچیوں کو خادم دین بنائے۔
خاکسارہ۔ عزیزہ بیگم عزیز صدر لجنہ اماء اللہ ڈیرہ ہیں۔

اشاعتِ اسلام کے مبارک کام کیلئے قربانی کا اعلیٰ معیار قائم کرنے والی
۱۹۷۵-۷۶ء میں سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اشاعتِ اسلام کے کاموں میں وسعت پیدا ہوتی جاری ہے اسی نسبت سے جماعت کے مخلصین کے اندر قربانی کا جذبہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ گذشتہ مالی سال میں لازمی چندوں کا نسبتاً خاصا بڑا بجٹ منظور ہوا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بہت سی جماعتوں کو یہ توفیق بخشی کہ وہ اپنے معیار قربانی کو اور بھی اونچا لے جائے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے مندرجہ ذیل جماعتوں نے اپنے بجٹ سو فیصد پورے کئے۔ نظارت ہذا ان سب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے۔ باقی تمام جماعتوں کے لئے بھی دعا ہے کہ اس سال وہ سب بھی سو فیصد ادائیگی کرنے والی ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

یوپی

۱۔ سردار نگر ۲۔ صابر نگر
۳۔ سانڈھن ۴۔ بریلی
۵۔ شاہجہانپور ۶۔ لکھنؤ
۷۔ مودھا ۸۔ نبیٹہ
۹۔ فیض آباد ۱۰۔ بنارس
۱۱۔ بھدرواہی۔

۱۵.۳ جون 1976
صفحہ ۱۰

بہار

۱۔ پٹنہ ۲۔ موریا آڑھا
۳۔ مظفرپور ۴۔ خانپور ملکی
۵۔ برّہ پورہ ۶۔ پکوڑ
۷۔ جمشید پور ۸۔ مہوبھنڈار

بنگال

۱۔ کلکتہ ۲۔ بھرت پور
۳۔ گاتلہ

اُڑیسہ

۱۔ سورو ۲۔ کٹک
۳۔ چہ دوار ۴۔ کرڈاپلی
۵۔ پنکال ۶۔ کوشپلہ
۷۔ سونگھڑہ ۸۔ بھبنیشور
۹۔ خوردہ۔

مدھیہ پردیش۔ راجستھان

۱۔ پردہ لبند ۲۔ اودے پور
۳۔ کامٹہ

کرناٹک۔ آندھرا

۱۔ بلگام ۲۔ ہبلی
۳۔ یادگیر ۴۔ شیموگہ
۵۔ سوروب ۶۔ ونیاگور
۷۔ شادنگر۔ ۸۔ دڑمان۔ ۹۔ عثمان آباد

مدراس

۱۔ کوٹار۔ ۲۔ ستان کولم۔ ۳۔ شنکرن کوٹیل

کیرالہ

۱۔ کالیکٹ ۲۔ کینانور
۳۔ پینگاڈی ۴۔ الانلور
۵۔ کوڈیا تھور ۶۔ کوڈالی
۷۔ اُلاّل ۸۔ کروناگاپلّی
۹۔ ٹیلی چری ۱۰۔ آدی ناڈ
۱۱۔ پورٹ بلیر ۱۲۔ ٹری وندرم

جموں کشمیر

۱۔ بڈھانوں ۲۔ کالابن کوٹلی
۳۔ سلیاہ گورساہی ۴۔ ناصر آباد
۵۔ یاڑی پورہ ۶۔ ناندچن
۷۔ رشی نگر ۸۔ اونہ گام
۹۔ ترکپورن ۱۰۔ نونہ مچھ

درخواستِ دُعا

مکرم اے۔ پی مبارک احمد صاحب آف پینگاڈی کیرلہ نے دو صد روپے درویش فنڈ میں ادا کرتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ ان کا بچہ کچھ عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ بہت علاج معالجہ کیا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ موصوف نے احباب جماعت سے خاص طور پر دُعا کی درخواست کی ہے۔ نیز موصوف بہت عرصہ سے قادیان کی زیارت کی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن بچہ کی علالت کے باعث تاحال خواہش پوری نہیں ہوسکی۔ احباب جماعت ان کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔
خاکسار۔ سی۔ پی علی کُٹّی معلم وقف جدید پینگاڈی۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ اخبار بدر آئندہ ماہ جولائی ۷۶ء کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا پرچہ بند ہو جائے۔ اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی معلومات اور علمی مضامین سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۰۲۳	مکرم عبد الغفار خان صاحب۔	E ۱۷۶۱	مکرم مطیع اللہ صاحب صادق
۱۰۶۸	" مولوی مہتاب خان صاحب۔	۱۷۷۶	" ایچ سعید احمد صاحب۔
۱۰۸۲	" حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	۱۷۸۹	" حوالدار محمد بشیر صاحب۔
۱۲۳۰	" " " " "	۱۹۵۵	" محی الدین غوری صاحب۔
۱۲۴۵	" ناصر احمد صاحب۔	۱۹۵۶	" عبد الحمید صاحب۔
۱۲۷۹	" سید محمد یونس صاحب ٹیچر۔	۲۰۶۹	" نذیر احمد صاحب۔
۱۳۳۵	محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ۔	۲۱۳۱	" جانن شاہ صاحب۔
۱۳۸۵	مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی۔	۲۲۰۲	" محمد سلیمان خان صاحب۔
۱۴۱۰	" شیخ محمد امام صاحب۔	۲۲۳۶	" شہرائے عالم صاحب۔
۱۴۳۱	محترمہ ایچ اے قریشی صاحبہ۔	۲۳۲۸	" ایس۔ جی۔ اے ربانی صاحب۔
۱۴۳۷	مکرم علی احمد صاحب۔	۲۳۶۱	" ایم۔ ایم۔ کنور صاحب۔
۱۴۵۶	محترمہ حسن آراء بیگم صاحبہ۔	۲۴۲۱	" تین اینڈ یاسین صاحب۔
۱۴۵۹	مکرم عبد الرفار خان صاحب۔	۲۴۶۷	" کے۔ کے۔ عمر صاحب۔
۱۵۰۳	" ممتاز حسین صاحب۔	۲۵۳۹	" ناصر احمد صاحب۔
۱۵۶۵	" غلام حمید الدین صاحب۔	۲۶۲۲	" ٹی۔ کے۔ سلیمان صاحب۔
۱۵۶۸	" محمد یوسف صاحب۔	L ۳۱	" سعید احمد صاحب مودہا۔
۱۵۷۳	" سید نعیم احمد صاحب۔	L ۳۹	" وسیم احمد صاحب بورڈر۔
۱۵۷۴	" ابراہیم خان صاحب۔	L ۴۳	" مرزا عبد اللطیف صاحب۔
۱۵۷۵	" خواجہ عبد الواحد صاحب انصاری۔	L ۵۰	" شریف احمد صاحب گجراتی۔
۱۵۸۳	" محمد احمد صاحب غوری۔	L ۵۱	" غلام قادر صاحب۔
۱۵۹۱	" یو۔ ابوبکر صاحب۔	L ۵۲	" برہان احمد صاحب۔
۱۵۹۸	" سید منظور احمد صاحب۔	L ۵۴	" رشید احمد صاحب جلد ساز۔
۱۶۵۳	" بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب	L ۵۷	" عبد المومن صاحب کارکن محاسب۔
۱۶۹۴	" کے عمر صاحب۔		

درخواست دعا: خاکسار کی نانی اماں کافی دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ جملہ احباب جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار: بی۔ ایم۔ داؤد احمد قادیان۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۔ بقیہ صفحہ ۲

بارہ میں بہت ہی حسین تعلیم دی ہے۔ اور یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ تمہاری حقیقی کامیابی اس میں ہے کہ تم اُن بُری راہوں اور اُن بُرے اعمال سے بچتے ہوئے جن کے نتیجہ میں خدا کا قہر نازل ہوتا ہے، اُن راہوں کو اختیار کرو جن سے اُس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں تلاش کرو۔ اُسے اپنی ڈھال بنالو۔ اور اُس کی امان میں آجاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہیں ایسی عظیم کامیابی نصیب ہوگی جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضور نے بتایا وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کی تین راہوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ کیونکہ وسیلہ کے تین معنے کئے گئے ہیں۔ پہلے معنے علم کے ہیں۔ دُوسرے معنے عبادت کے ہیں۔ اور تیسرے معنے مکارم شریعت کے ہیں۔ ان ہر سہ معنوں کی رُو سے قربِ الٰہی کی پہلی راہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کا حصول ہے۔ دوسری راہ حقوق اللہ کی کماحقہٗ ادائیگی ہے۔ اور تیسری راہ ہے مکارمِ شریعت کو اختیار کر کے حقوق العباد کی بجا آوری۔ جب انسان پورے تعہد کے ساتھ ان راہوں پر گامزن ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی ڈھال بن جاتا ہے۔ اور اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اور حقیقی فلاح کو اس کے لئے مقدر کر دیتا ہے۔

حضور نے حصولِ قربِ الٰہی کی راہ میں پیش آنے والے تین راہزنوں اور دُشمنوں سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ایک تو ظاہری دشمن ہوتا ہے جو اپنی مخالفانہ چالوں اور منصوبوں کے ذریعہ گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسرا دشمن باطنی ہوتا ہے اور اس سے مراد شیطان اور اس کے پیدا کردہ وسوسے ہیں۔ تیسرا دشمن خود انسان کے اپنے نفس کی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ یہ تینوں دشمن انسان کو فلاح کی راہ سے بھٹکانے میں لگے رہتے ہیں۔ ان کے ضرر سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ فرما کر انتہائی کوشش عمل میں لانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ ان تینوں دشمنوں کا کامیاب مقابلہ کر کے معرفت اور عرفانِ الٰہی میں ترقی کرنے نیز حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کماحقہٗ ادا کرنے کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی امان میں آجاتا ہے۔ اور وہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن کر حقیقی فلاح کو پالیتا ہے۔

حضور نے خطبہ کو اس دُعا پر ختم فرمایا کہ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کے لئے یہ فلاح مقدر ہو جائے جس کی طرف اس آیت (المائدہ آیت ۳۶) میں اشارہ کیا گیا ہے۔

("الفضل" ۲۲ مئی ۱۹۷۶ء)

منظوری انتخاب عہدیدارانِ جماعت ہائے احمدیہ

یکم مئی ۱۹۷۴ء ۔ تا ۔ ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء

جماعتِ احمدیہ کوٹلون

صدر : مکرم عبد القہار صاحب۔
سیکرٹری مال : " محمد ظفر صاحب۔
" تعلیم و تربیت : " حبیب اللہ صاحب۔
" تبلیغ : " پی۔ کے محمد کنجو آشان صاحب
جنرل سیکرٹری : " ایم شہید احمد صاحب۔

جماعتِ احمدیہ ہموسان

صدر : مکرم عبد الرحمٰن صاحب ٹھوکر۔
سیکرٹری مال : " محمد شریف صاحب۔
امام الصلوٰۃ : " محمد حاتم صاحب ٹھوکر۔
سیکرٹری تبلیغ : " محمد عبد اللہ صاحب نکلانڈے۔

اللہ تعالیٰ ان سب عہدیداران کو بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق دے آمین۔ ناظر اعلیٰ قادیان

سیپیوں اور گھاس سے تیار کردہ لاجواب تحفہ جات

۱۔ سیپیوں اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:-

THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC. 38/1582, MANACAUD.
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE NO. 2351.
P.B. No. 128.
CABLE:-
"CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!!

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناظم قضاء کے عہدہ پر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی بجائے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کو مقرر فرمایا ہے۔ آئندہ قضاء کے متعلق ہر قسم کی درخواست جناب ملک صاحب کی خدمت میں آنی چاہیئے۔

(۲) مجلس کارپرداز کے عہدہ صدارت پر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی جگہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری اعلان

چوہدری مبارک علی صاحب کو اُن کے خلاف بعض شکایات اور شدید قسم کی بدعنوانیوں کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مندرجہ ذیل سزائیں دی گئی تھیں:-

۱۔ اخراج از قادیان و مقاطعہ معہ اہل و عیال۔
۲۔ بلا اجازت مرکز قادیان۔ پنجاب۔ ہریانہ اور دہلی نہیں جائیں گے۔ اگر ضرورت ہو تو پہلے اجازت لیں۔
۳۔ مقامی جماعت میں کوئی عہدہ نہ دیا جائے اور نہ انہیں کوئی تقریر یا خطبہ دینے کی اجازت ہے۔
۴۔ درس و تدریس اور کوئی خطبہ وغیرہ دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور کسی اجتماع یا جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت بھی نہ ہوگی۔
۵۔ ان کو کسی سیاسی معاملات میں غیر مسلموں کے ساتھ بات چیت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور اسی طرح ہر قسم کے سیاسی امور سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ اور کسی کے لئے تکلیف اور پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

● بعد ازاں ستمبر ۷۳ء میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ کرم سال میں دو مرتبہ ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ کے لئے ان کو اپنی اراضی کی فصل کی دیکھ بھال کے لئے قادیان آنے کی اجازت عطا فرمائی۔ مگر اُن کے مقاطعہ کی سزا کو قائم رکھا۔

● فروری ۷۵ء میں چوہدری مبارک علی صاحب اور اُن کے اہل و عیال کے ساتھ مقاطعہ کی سزا بزرگان کی طرف سے ختم کر دی گئی۔ لہٰذا اب صرف چوہدری مبارک علی صاحب کو سال میں دو مرتبہ قادیان میں ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ فصل کے موقع پر ٹھہرنے کی اجازت ہے۔ اور ان کے اہل و عیال سے مقاطعہ کی پابندی ختم ہے۔ مگر باقی پابندیاں اور سزائیں بدستور قائم ہیں۔

لیکن مرکز میں جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ چوہدری مبارک علی صاحب مختلف جماعتوں میں غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں اور اُن کی سزا میں جو نرمی کی گئی ہے اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ سے تمام احبابِ جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کے متعلق خبردار رہیں۔ اور اگر وہ کسی جماعت میں جا کر ایسی ویسی باتیں بیان کریں تو اس بارہ میں فوری طور پر نظارت امورِ عامہ کو اطلاع دی جائے۔

جملہ اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اعلانِ ہذا سے اپنی اپنی جماعت کے جملہ افراد کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

اخبار "فرقان" سری نگر پھر سے جاری ہوگیا!

قارئینِ "فرقان" کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اخبار "فرقان" پر سے اشاعت کی پابندی ہٹ جانے کے بعد اب پھر سے جاری ہوگیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ فضلہ۔

اب پتہ جات چھپوا لئے ہیں۔ وہ دوست جن کے نام اخبار جاتا تھا اور وہ اُسے جاری رکھنا پسند فرماتے ہوں وہ اپنا مکمل پتہ مع پن کوڈ روانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز اگر اُن کے ذمہ چندہ بقایا ہے تو روانہ فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

خاکسار: منیجر "فرقان"۔ مسجد احمدیہ۔ باغ گارڈن۔ سری نگر (کشمیر)

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۷ و ۸ راگست بروز ہفتہ و اتوار

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس مذکورہ تاریخوں پر انشاء اللہ العزیز ناصر آباد میں منعقد ہوگی۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اس بابرکت کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ نیز دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس کانفرنس کو کامیاب بنائے۔

بیرونِ ریاست سے آنے والے دوست قبل از وقت اپنی آمد سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

الـــداعیــان

(۱) مبارک احمد ظفر صدر مجلس استقبالیہ و صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد۔ ڈاکخانہ کولگام ضلع اننت ناگ۔
(۲) محمد عبد اللہ ڈار نائب صدر مجلس استقبالیہ و صدر جماعت احمدیہ شورت۔ ڈاکخانہ کولگام ضلع اننت ناگ (کشمیر)

کیا آپ شامل ہیں؟

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"گو اس تحریک (تحریک جدید) میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اِس دُنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا ...... مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھو یا جائے گا۔"

تحریکِ جدید کا سالِ رواں نصف سے زیادہ گزر چکا ہے۔ لیکن بعض احباب نے ابھی یہ چندہ ادا نہیں کیا بلکہ بعض جماعتوں کے وعدہ جات بھی ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ ایسی جماعتوں کے عہدہ داروں اور احباب کو خاص توجہ کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اِس الٰہی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

درویشانِ قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دُنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائع معاش محدود ہیں ..... اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں۔"

پس وہ احباب جو خطیر رقم اس فنڈ میں نہیں دے سکتے تو وہ صرف -/۱۲ روپے سالانہ ۳۰ر اپریل ۱۹۷۷ء تک ادا کر کے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر رضاءِ الٰہی حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

متوقع نسبتی بجٹ کے مقابل پر اکثر جماعتوں کی وصولی چندہ جلسہ سالانہ نسبتی لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے۔ اور متعدد جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کی کثیر رقوم بقایا چلی آ رہی ہیں۔ جملہ جماعتوں کو نظارت ہذا کی طرف سے بقایا جات کی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ پس مقامی عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کریں۔ اور موجودہ سال کا چندہ جلسہ سالانہ دوسرے چندوں کے ساتھ وصول کر کے بھجواتے رہیں۔ امید ہے احبابِ جماعت اور سیکرٹریانِ مال فوراً اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان